بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۸ ماہ صفر ۱۳۶۲ ھ | ۱۳ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

کل بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ جلال الدین صاحب ابن حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا نکاح رشیدہ بیگم صاحبہ بنت جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مقامی تبلیغ کے زیر اہتمام کل صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے کارکنان نے مختلف دیہات میں جا کر تبلیغ کی۔

شیخ یوسف علی صاحب بی اے عرصہ نو ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ گو پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اور دمہ کا مرض بھی باقی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

الفضل قادیان ——— ۸ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مشورہ پر حکومت ہند کا عمل

اگست ۱۹۴۲ء میں ملک کے طول و عرض میں جو فسادات شروع ہوئے۔ وہ نہایت خوفناک تھے اور باوجود کانگرس کے عدم تشدد کے دعوے کے مختلف مقامات پر خوب خونریزی اور قتل و غارتگری ہوئی۔ حکومت نے بھی اس تحریک کا پہلے کی نسبت زیادہ مضبوطی سے مقابلہ کیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گذشتہ کچھ عرصہ سے یہ سلسلہ مدھم پڑ چکا تھا۔ اور بے گناہوں کا خون بہانے اور جائداد کو نقصان پہونچانے کی وارداتوں میں کمی واقعہ ہو رہی تھی کہ گاندھی جی نے تین ہفتہ کے لئے برت رکھنے کا اعلان کر دیا۔

آپ نے یکم جنوری ۱۹۴۳ء کو وائسرائے ہند کو لکھا تھا۔ کہ "آپ نے مجھے محل میں رکھا ہوا ہے جہاں ہر قسم کا آرام حاصل ہے۔ مگر میں نے اس مقام پر چھ ماہ گزارے ہیں۔ میں سوچتا رہا ہوں کہ حق کے ہاتھ میں طاقت ہے۔ وہ ایک دن محسوس کریں گے۔ کہ انہوں نے بے قصور آدمیوں سے غلط برتاؤ کیا ہے۔ اب میرا صبر انتہا کو پہونچ گیا ہے۔ مگر ایسی آزمائش کے وقت ستیہ آگرہ کا قانون ایک علاج تجویز کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ برت رکھ کر اپنے جسم کو قربانی کی بھٹی میں ڈالنا"! اس کے جواب میں وائسرائے ہند نے آپ کو لکھا۔ کہ اس کے معنے میں یہ لے سکتا ہوں۔ کہ جو کچھ ہوا۔ اس کی روشنی میں آپ اپنا قدم واپس لینا چاہتے ہیں اور پچھلے سال اگست میں جو فیصلہ کانگرس نے کیا اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں اگر ایسا ہے تو آپ مجھے لکھیں۔ میں ضرور اگلا قدم اٹھاؤں گا"!

اس کا جو جواب گاندھی جی نے ۱۹ جنوری کو دیا وہ یہ تھا۔ کہ میرے خط سے جو قیاس آپ نے کیا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ وہ درست نہیں۔ میں برت رکھنا چاہتا ہوں۔ اور اگر ہماری خط و کتابت کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ تو رکھنا ہی پڑے گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ میں پولیٹکل حالات کے متعلق کوئی نئی تجویز پیش کروں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مجھے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے ساتھ رہنے دیا جائے۔

برت کے متعلق ان کے ارادہ کو دیکھ کر گورنمنٹ نے پیشکش بھی کی۔ کہ وہ چاہیں۔ تو انہیں اس عرصہ کے لئے رہا بھی کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ ان کے ساتھ ان کی پارٹی کے کسی ایسے ممبر کو بھی رہا کیا جا سکتا ہے جو ان کے ساتھ رہنا اور ان کا ساتھ دینا چاہتا ہو۔ لیکن اس پیشکش سے فائدہ اٹھانے کی بجائے انہوں نے اسی صورت میں برت رکھنے کا ارادہ ترک کرنے پر رضامندی ظاہر کی جبکہ انہیں غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے۔ گورنمنٹ اس کے لئے تیار نہ تھی۔ اس لئے ۱۰ فروری سے برت شروع ہو گیا۔ اور گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برت کے عرصہ کے لئے وہ اب بھی انہیں رہا کرنے کو تیار ہے۔ اور نظربندی کی صورت میں انہیں اس امر کی آزادی ہے کہ اپنے طبی مشیر بلا لیں۔ اور اس دوران میں حکومت کی اجازت سے اپنے دوستوں کو ملاقات کے لئے بلا لیں۔

اس سلسلہ میں حکومت ہند نے اپنی پالیسی کے بارہ میں جو اعلان کیا ہے۔ وہ اس مشورہ کے عین مطابق ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کانگرس کی موجودہ ایجی ٹیشن کی تحریک کے آغاز میں حکومت کو دیا تھا۔ حضور نے لکھا تھا۔ کہ:-

"حکومت پہلے کانگرس سے جنگ شروع کرتی ہے اور وفادار جماعتوں کو اپنی مدد کے لئے بلاتی ہے پھر جب اپنے ہمسایوں اور بسا اوقات اپنے عزیزوں سے لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ گاندھی جی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ یا ایسی ہی کوئی حرکت ہو جاتی ہے۔ جو دلی کی تبدیلی پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صرف ایک دھمکی ہوتی ہے۔ حکومت اس سے ڈر کر کانگرس سے صلح کر لیتی ہے۔ اور پھر حکومت کی اس غلط پالیسی کے جو نقصانات خود اسے اور اس سے وفاداری کرنے والے طبقوں کو پہونچتے ہیں۔ ان کا بالتفصیل ذکر کرنے کے بعد حضور نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ:-

"وہ (حکومت) اس امر کا واضح الفاظ میں اعلان کرے۔ کہ وہ مسٹر گاندھی کے روزہ سے ڈر کر یا کسی اور ایسی ہی تدبیر سے خائف ہو کر اس وقت ملک میں فساد کرنے والوں کے آگے ہتھیار نہ ڈال دیگی اور ندامت کے اظہار یا غلطی کا اقرار لئے بغیر انہیں آزاد نہ کرے گی . . . . . توبہ کا اعلان کئے بغیر وہ فتنہ پیدا کرنے والوں کو نہیں چھوڑیگی۔ اور کانگرس سے ڈر کر اس سے صلح نہ کرے گی"!

حالات اس وقت بھی بالکل اسی طرح رونما ہوئے ہیں جیسا کہ حضور نے بیان فرمایا تھا۔ کہ ہمیشہ ہوتا ہے گاندھی جی نے جیسا کہ ان کے خطوط سے عیاں ہے۔ یہ کوشش کی کہ حکومت انہیں اور ان کے "بے قصور ساتھیوں" کے ساتھ اپنے موجودہ سلوک کو اپنی غلطی تسلیم کر کے اس میں تبدیلی کر دے۔ وہ چھ ماہ تک اس انتظار میں رہے اور آخر جب ان کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا۔ تو انہوں نے برت کی دھمکی دی اور اس طرح حکومت کو مجبور کرنا چاہا۔ کہ وہ برت کے حربہ سے خائف ہو کر انہیں آزاد کر دے۔ لیکن حکومت نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ گاندھی جی کا برت اس کی پالیسی پر اثر انداز نہ ہو سکے گا۔ اور حکومت کا یہ اعلان بہت حد تک قابل تحسین ہے بشرطیکہ وہ آخر دم تک اس پر قائم رہے۔

اس برت کے شروع ہونے کے ساتھ کانگرس کی تحریک میں جو آہستہ آہستہ اپنی موت مرتی جا رہی تھی۔ پھر سے تیزی کے آثار نظر آنے لگے ہیں اور وہی سلسلہ قتل و غارت شروع ہونے لگا ہے۔ جو گذشتہ سال ہو رہا تھا چنانچہ ۱۰ فروری کو ہی کانپور کے سنٹرل ریلوے سٹیشن پر بم پھٹا۔ اور تین بے گناہ ہلاک اور سات زخمی ہو گئے سٹیشن کی چھت اور سٹیشن کو نقصان پہونچا اس کے علاوہ احمد آباد کے ایک سکول میں دھماکہ ہوا۔ میونسپل کمیٹی کے ایک ویکسینیشن آفس کے فرنیچر کو آگ لگا دی گئی۔ وغیرہ وغیرہ وارداتیں ہونے لگی ہیں اس برت اور اس سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق بحث کے لئے سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں التوا کی دو تحریکات بھی فوراً پیش کئے جانے کا نوٹس مل چکا ہے۔ اور ابھی تو ابتدا ہی ہے۔ توقع کی جاتی ہے اور گذشتہ تجربہ بھی اس توقع کو قوت دیتا ہے کہ اس برت کو زیادہ سے زیادہ اہم بنانے اور اس سے زیادہ سے زیادہ پولیٹکل فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے آئینی اور غیر آئینی دونوں قسم کی مساعی اور جد و جہد بڑے زور شور سے شروع ہو جائے گی۔ بلکہ خیال ہے کہ انگلستان اور امریکہ وغیرہ کے بعض اخبار بھی اس میں گاندھی جی سے ہمدردی وغیرہ کا اظہار کرنے لگیں گے اور برت کے نتیجہ میں گاندھی جی کی نازک حالت اور ان کی صحت کے لئے شدید خطرات کا پروپیگنڈا شروع ہو گا۔ اور اس طرح ہر طرف سے دباؤ ڈال کر کوشش کی جائے گی کہ حکومت کو

وہ احباب جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے میں سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب ہے، وہ سن لیں کہ حضور فرماتے ہیں "چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوہ یہ ہے کہ حضور نے اپنا سال نہم کا وعدہ ۲۷۸۴ روپیہ سال نہم کے پہلے مہینے دسمبر میں ہی عطا فرما دیا تھا۔ پس آپ بھی حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں حضور کے اسوہ کے مطابق ۳۱ مارچ تک اپنا عہد مرکز میں داخل فرما کر ثواب حاصل فرمائیں

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی وقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائلپور سرگودہا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری ملتان شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم نکلنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا لگ پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

محلہ دارالرحمت قادیان میں قرآن کریم کی تعلیم

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے گزشتہ عید الفطر کے خطبہ میں جماعت کے احباب کو ہدایت فرمائی تھی۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھا جائے۔ اس ہدایت کی پابندی کرتے ہوئے جناب حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے امام الصلوٰۃ نے محلہ دارالرحمت کے انصار کو ترجمہ سکھانا شروع کیا۔ آپ باقاعدہ روزانہ صبح کی نماز کے بعد ایک چھوٹا سا سبق دیتے ہیں۔ اور یاد کراتے ہیں۔ آپ نے معوذتین سے سبق دینا شروع کیا۔ اور اب تک سولہ سورتوں کا ترجمہ سکھا چکے ہیں۔ اور سترہویں سورۃ یعنی سورۃ البیّنہ کا ترجمہ شروع ہے۔ گویا اس طرح مشہور مثل "قطرہ قطرہ میشود دریا" کے مطابق ہم لوگ قرآن کریم کے معانی سے واقف ہو جائیں گے۔ اور خدا کے فضلوں اور برکتوں کے مورد ہوں گے۔ دوسری جماعتیں بھی ایسا کریں۔ تو بہت اچھا ہو۔ احباب صوفی صاحب کے لئے دعا کریں۔ خاکسار سیکرٹری انصار اللہ دارالرحمت

ناسخ و منسوخ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

جس قدر قرآن ہے اسوقت بین الدفتین
نسخ ہوا احکام وقتی ہیں۔ تو ہے جائز جناب
ناسخ جملہ کتب۔ وہ آخری کامل کتاب
اور اگر پوچھو کہ قرآں میں کہاں ہے یوں لکھا
آیتیں مصحف کی ردی ہیں اگر اے بےنصیب
پانچسو ہیں تین سو ہیں۔ سو ہیں۔ یا ہیں پانچ سات
کیا اسی پڑتے پہ ہو تم مدعی ایمان کے
"ایک فرقاں ہے جو شک و ریب سے وہ پاک ہے"
ہے اگر ہمت۔ دکھا دے ایک ہی آیت فقط
کچھ کلام اللہ کے حصہ کو سمجھا ہے تو لغو
پھر یہ مشکل ہے کہ اسکا بھی پتہ چلتا نہیں
دو مخالف آیتوں میں کس کا تھا پہلے نزول
ایک شوشہ بھی نہیں منسوخ اس قرآن کا
حضرتِ احمد نبی نے خوب یہ تجدید کی
مولوی صاحب۔ شکایت منکروں کی کیا کریں
ان عقائد سے سراسر پاک تھے خیر القرون
وہ عمل کرنیکے قابل ہے ہمارے رب کا سب
لیکن ایسا نسخ فرقاں میں نہیں موجود اب
اس کو تو منسوخ کہدے۔ اشرم کر اے بےادب
پھر تو ہو جاتا ہے تو سنتے ہی مغلوب الغضب
تب تو تو نے کر دیا اسلام کو ہی جاں بلب
کتنی کل منسوخ ہیں۔ یہ بات بھی ہے حل طلب
دین کو تم نے بنایا ہے عجب لہو و لعب
بعد اس کے جو بھی ہے۔ ہے ظن غالب سب کا سب
جس پہ ہو سکتا نہ ہو بالکل عمل ہے بوالعجب
پھر وہی لوگوں کو ہے خود ہی سناتا روز و شب
کونسی آیت ہے ناسخ۔ کونسی منسوخ۔ اب
کونسی پچھلی ہے ہو سکتا ہے یہ معلوم کب
کہہ گئے دیں کے مجدد۔ مہدی و عیسیٰ لقب
ورنہ خود مشکوک ہو جاتا تھا مصحف سب کا سب
جب لگا دی آپ نے اسلام میں خود ہی نقب
فیج اعوج نے ہمارے سر پہ یہ ڈھایا غضب

گھر کا بھیدی ڈھلائے لنکا ہیں ہمارے یہ بزرگ
دے ہدایت ان کو تو۔ اور رحم کر اے میرے رب

جناب مولوی محمد علی صاحب سے دو سوال

جناب مولوی محمد علی صاحب نے خطبہ جمعہ میں "ہم مسلمان پہلے ہیں" کے زیر عنوان بیان کیا ہے کہ "یہی خیال مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں بھی پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ ان کے نزدیک ان کا فرقہ سب کچھ ہے۔ اور مسلمان پیچھے ہیں احمدیوں کے ایک گروہ میں بھی یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ ہم احمدی پہلے ہیں۔ اور مسلمان پیچھے ہیں۔ مگر خوب یاد رکھو یہ مسلمان نام خدا نے رکھا ہے۔ ہم مسلمان پہلے ہیں اور احمدی بعد میں"۔ (اخبار پیغام صلح ۴ر فروری ۱۹۴۳ء صفحہ ۲)

اس جگہ پہلا دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ خط کشیدہ عبارت میں احمدیوں کے جس گروہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ کونسا گروہ ہے؟ کیونکہ اہل پیغام کا ہماری نسبت تو یہ شائع شدہ عقیدہ ہے کہ "ہم نے کبھی ایسے لوگوں سے قائم مقام ہونے کا دعوے نہیں کیا۔ اور نہ ہم ان کو احمدی کہہ کر پکارتے ہیں۔ ان کا نام محمودی ہے احمدی نہیں" (پیغام صلح ۱۲ دسمبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۲)

پس لامحالہ وہ جماعت احمدیہ کے علاوہ ہی کوئی گروہ ہے، جس کا جناب مولوی محمد علی صاحب نے ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے براہ کرم اس گروہ کا پتہ دیا جائے۔

دوسرے یہ کہ کیا جناب مولوی محمد علی صاحب احمدیوں کے کسی گروہ کے اس خیال کا کہ "ہم احمدی پہلے ہیں اور مسلمان پیچھے ہیں" ثبوت معہ حوالہ شائع کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے؟

امید ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب یا ان کے ہم خیال ان دونوں باتوں کا جواب شائع کر کے شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

خاکسار۔ سید احمد علی سیالکوٹی
مولوی فاضل قادیان

"عشرہ وصیت" ← ۲۰ فروری تا یکم مارچ ۱۹۴۳ء۔ محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

از جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاور

ابتدائی حالات

حضرت مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب رضی اللہ عنہ ضلع میانوالی کے باشندہ تھے۔ اور جناب جہان خان صاحب نیازی کے فرزند اکبر تھے۔ آپ کا تولد غالباً ۱۲۶۸ھ ہجری یا ۱۸۵۲ء عیسوی میں ہوا۔ آپ نے اس زمانہ کے حالات کے مطابق مسجد میں قرآن کریم اور کچھ ابتدائی کتب دینیہ پڑھیں اور بعد میں ورنیکلر مڈل پاس کر کے بمقام راولپنڈی نارمل سکول میں تکمیل تعلیم کی۔

حضرت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب احمدی قندھاری جو آغاز عملداری انگریزی میں پنجاب ہوتے ہوئے پشاور میں آکر مقیم ہوئے۔ ان کی ذاتی خوبیوں اور قابلیت کی وجہ سے محکمہ تعلیم پنجاب نے ان کو ضلع ہزارہ و پشاور میں انسپکٹر آف سکولز یا اس وقت کی اصطلاح کی رو سے چیف محرر مقرر کیا تھا انہوں نے ان دونوں اضلاع میں مدارس قائم کئے حضرت مرزا صاحب موصوف فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نارمل سکول راولپنڈی میں گیا۔ کچھ استاد پاس شدہ طلباء میں سے منتخب کرنے تھے۔ چنانچہ غلام حسن نامی دو شخص نوجوان مجھے ملے۔ اور پسند آئے۔ ان میں سے ایک کو میں نے ضلع ہزارہ میں بمقام ایبٹ آباد میونسپل بورڈ مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا۔ اور دوسرے کو پشاور میونسپل بورڈ مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد پشاور کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو ضلع ہزارہ میں ایبٹ آباد بدل دیا۔ اور وہاں کے ہیڈ ماسٹر صاحب یعنی حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب کو پشاور کے سکول میں لگا دیا۔ اس طرح حضرت مولوی صاحب پشاور میں وارد ہوئے۔ حضرت مرزا محمد اسمٰعیل قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک ہمشیرہ زادی تھی۔ جس کا نکاح انہوں نے حضرت مولانا مرحوم سے قریباً ۱۸۷۸ء میں کر دیا۔ اس طرح آپ حضرت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب قندھاری کے خانہ داماد ہو گئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقاتیں

حضرت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے براہین احمدیہ کا اشتہار دیا۔ تو میں بھی اس کا خریدار ہوا۔ جب وہ کتاب طبع ہو کر میرے پاس آئی۔ اور میں نے پڑھی۔ تو مجھے اس سے نبیوں کے کلام کی خوشبو محسوس ہوئی۔ میں نے بعد از مطالعہ وہ کتاب حضرت مولانا مرحوم کو دی۔ اور کہا کہ یہ کتاب غور سے پڑھو۔ اس کے بعد جب حضرت احمد قادیانی ۱۸۸۸ء میں لدھیانہ تشریف لائے تو حضرت مولانا پہلی دفعہ ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ اور غالباً ۱۸۸۹ء تھا۔ کہ آپ نے حضرت اقدس سے بیعت لینے کی درخواست کی۔ مگر آپ نے اس وقت بیعت نہ لی۔ پشاور آکر حضرت مولوی صاحب نے تحریری بیعت بھیجی۔ اور جب حضرت اقدس نے وفات مسیح کا اعلان کیا تو آپ تیسری دفعہ ۱۸۹۱ء میں جا کر ملے۔ اس ملاقات کا ذکر حضرت اقدس نے ازالہ اوہام جلد دوم میں کیا ہے۔ اور حضرت مولانا مرحوم کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"حِبّی فی اللہ مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اس وقت لدھیانہ میں میرے پاس موجود ہیں۔ محض ملاقات کی غرض سے پشاور سے تشریف لائے ہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ وفادار مخلص ہیں۔ اور لا یخافون لومۃ لائم میں داخل ہیں۔ جوش ہمدردی کی راہ سے دو روپیہ ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد للّٰہی راہوں اور دینی معارف میں ترقی کریں گے۔ کیونکہ فطرت نورانی رکھتے ہیں۔"

اس کے بعد حضرت مولانا مرحوم ہر سال ایک دفعہ یا دو دفعہ قادیان دارالامان جاتے۔ اور حضرت اقدس کی صحبت میں ہفتہ دو ہفتہ گزارتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت

حضرت اقدس کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بمقام لاہور ہوئی آپ کو لاہور سے تار آیا۔ کہ حضرت اقدس فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۲۷ مئی کی صبح کو ہم بیس آدمی بمع حضرت مولانا مرحوم کے روانہ ہوئے۔ رات لاہور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے مکان پر رہے۔ دوسرے دن ۲۸ مئی کو قادیان پہنچے۔ ظہر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں حضرت مولوی نور الدین صاحب پہلی تقریر بحیثیت خلیفہ فرما رہے تھے۔ تقریر کے بعد احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول سے بیعت شروع کی۔ اور ہم سب نے بمع حضرت مولانا صاحب موصوف بیعت کی۔ پشاور آکر دوبارہ تحریری بیعت کی۔ اور اس کی قبولیت کا تحریری جواب حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دیا جس میں تمام بیعت کنندگان کے نام درج تھے۔ یہ خط میر مدثر شاہ سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور کے نام آیا تھا۔ اور اس وقت ہمارے پاس بمعہ لفافہ مسجد احمدیہ پشاور کی لائبریری میں محفوظ ہے۔

سب رجسٹرار پشاور کا عہدہ

جب پشاور میں انگریزی زبان مدرسہ میں داخل کی گئی۔ اور میونسپل بورڈ مڈل سکول پشاور ہائی سکول میں تبدیل ہوا۔ تو ہیڈ ماسٹر ایک انگریزی خوان گریجوایٹ مقرر ہوا۔ اور حضرت مولوی صاحب ہیڈ مولوی مقرر ہوئے۔ اور آپ نے انگریزی انٹرنس کا امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کیا۔ ۱۸۹۶ء میں جب بابو پیر بخش صاحب سب رجسٹرار پشاور کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے۔ تو ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور نے شہزادہ محمد ابراہیم صاحب مروزئی کی سفارش سے حضرت مولانا کو پشاور کا سب رجسٹرار مقرر کر دیا۔ آپ نے قریباً چالیس سال اس عہدہ پر بخوبی کام کیا۔

پبلک لائف

حضرت مولانا صاحب پشاور میونسپل کمیٹی میں عرصہ دراز تک میونسپل کمشنر اور نائب صدر رہے گورنمنٹ نے آپ کو آنریری مجسٹریٹ بھی مقرر کر دیا تھا مقدمات میں آپ نے ہمیشہ اپنی طرف سے واقعات کی بنا پر فیصلہ کیا۔ نہ کبھی رشوت لی۔ اور نہ ہی ناجائز سفارش کو قبول کیا۔ آپ محکمہ تعلیم صوبہ سرحد میں ٹیکسٹ بک کمیٹی میں عرصہ دراز تک ممبر رہے۔ اور اسلامیہ کالج پشاور کے روح رواں ممبروں میں سے تھے آپ کی حسن خدمات کو مدنظر رکھ کر سال ۱۹۱۱ء کے دہلی دربار میں صوبہ سرحد کی طرف سے آپ کو شامل کیا گیا اور بعد میں حکومت کی طرف سے آپ کو خان بہادر کا خطاب ملا۔

بعض قدیمی رفقاء

احمدیت کے قبول کرنے پر آپ کے قدیمی اہلحدیث رفقاء میں سے بہتوں نے ساتھ بھی دیا۔ جن میں سے حضرت حافظ محمد مرحوم نابینا۔ ان کا بھائی میاں احمد جان۔ اور میاں احمد جان ثانی۔ اور ان کا بھائی میاں محمد۔ میاں عبدالرحیم ساکن کوٹلہ خیل حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم اور مولوی محمد حسن کتاب وغیرہ ثابت قدم رہے۔

ایک دفعہ آپ کے قریبی دوستوں میں سے ایک کے مکان پر آپ کو دعوت میں زہر کھلا دی گئی۔ حضرت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب کو جو طبیب بھی تھے جونہی علم ہوا۔ انہوں نے تنباکو کے پتے جوش دیکر پانی پلا دیا جس سے آپ کو قے آنے لگ۔ اور زہر کا ازالہ ہوا۔ مگر دماغ پر زہر کی خشکی کا اثر باقی رہا۔ جس کی وجہ سے آپ کثرت ہجوم میں زیادہ بیٹھنا یا بہت باتیں کرنا۔ اور سننا برداشت نہ کر سکتے تھے۔

اخلاق حسنہ

آپ باقاعدہ تہجد خواں تھے۔ قرآن کریم تہجد میں پڑھتے پڑھتے از بر یاد کر لیا۔ اس طرح آپ حافظ قرآن ہو گئے۔ آپ نے احمدیت کے زمانے میں قریباً پچاس سال اپنے مکان پر بعد از نماز مغرب درس قرآن کریم دیا۔ آپ نے ساری عمر کھلا دستر خوان رکھا۔ اگر ایک مہمان آیا۔ تو آپ نے دس اور افراد کو بھی ساتھ کھانا کھلایا۔ غرض مہمان نوازی ساری عمر اپنی جیب سے ادا کرتے رہے۔ چندوں میں بھی نمایاں حصہ لیتے رہے۔ بیوہ۔ یتامیٰ مساکین۔ اور بے کس اشخاص کی ہر رنگ میں مدد فرماتے رہے بعض لوگوں کو سالہا سال بسترہ کپڑے اور اخراجات تعلیم دیتے رہے۔ آپ کے شاگرد بڑے بڑے معزز عہدوں تک پہنچے۔ مگر اخیر عمر تک آپ کی تعظیم نہایت احترام سے کرتے رہے جن میں نواب سر شمس شاہ وزیر اعظم بلوچستان اور نواب سر صاحبزادہ عبدالقیوم وزیر اعظم صوبہ سرحد نمایاں شاگرد تھے۔

غیر مبائعین سے علیحدگی اور بیعت خلافت

۱۹۱۴ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح اول وفات پا گئے۔ اور اہل لاہور نے فتنۂ بغاوت برپا کیا۔ تو آپ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی دوستی کی وجہ سے ان کے ساتھ ہو گئے مگر ۱۹۱۴ء لغایت ۱۹۳۹ء تک مولوی محمد علی صاحب کے حالات قریب سے دیکھ کر ان پر حقیقت کھل گئی۔ کہ ان کا اصل مذہب صرف عداوت محمود ہے چنانچہ آپ نے عرصۂ دراز تک مولوی محمد علی صاحب کو ان کے کاموں پر ملامت کی۔ مگر وہ باز نہ آئے جس پر آپ بالآخر ان سے الگ ہو گئے۔ اور آپ نے اپنے ایک خط میں صاف لکھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب روحانیت سے عاری اور امامت کی اہلیت سے معرا ہیں آپ دسمبر ۱۹۲۶ء میں پہلی دفعہ اختلاف کے بعد میری تحریک پر قادیان تشریف لے گئے۔ اور عمدہ اثر لائے۔ دوبارہ دسمبر ۱۹۳۹ء میں قادیان تشریف لے گئے۔ اور اسی قیام کے دوران میں جنوری ۱۹۴۰ء میں خلافت ثانیہ کی بیعت کی۔ اور پھر آخر نومبر ۱۹۴۲ء میں آپ قادیان تشریف لے گئے۔ اور تا یوم وفات وہیں قیام فرمایا۔

وفات

آپ کی عمر شمسی حساب سے اکانوے ۹۱ سال اور قمری حساب سے چورانوے ۹۴ سال بنتی ہے آپ کا زمانہ احمدیت تقریباً چون ۵۴ سال ہے آپ مرض بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) اور نظام عصبی کے بگاڑ کی وجہ سے

۲۵ محرم ۱۳۶۲ھ ہجری بروز پیر سوا دس بجے رات دار مسیح موعود قادیان میں جان آفرین کو جان سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ ۳ فروری ۱۹۴۳ء بعد دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک بھاری مجمع کے ساتھ پڑھا۔ اور موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں جوار مسیح میں مدفون ہوئے۔

جوار مسیح کا شرف

اختلاف واقع ہونے پر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے واسطے عہدہ امارت تجویز کیا۔ اور اپنے ماتحت چند خلفاء بیعت لینے کی غرض سے تجویز کئے۔ ان میں صوبہ سرحد کے لئے حضرت مولوی غلام حسن خانصاحب مرحوم کو تجویز کیا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ آپ کو اور اسی طرح ایک دوسرے خلیفہ سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کو وفات سے قبل سچے خلیفہ کی طرف کھینچ لایا۔ اور ایک تیسرے خلیفہ خواجہ کمال الدین صاحب کی وفات احمدیت سے قریباً لاتعلقی کی حالت میں ہوئی۔ جس امر کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تائید نہ ہو۔ اس کا وہی حشر ہوتا ہے جو ان انتخابات کا ہوا۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جب ایک شخص منافقانہ رنگ رکھتے ہوئے رسول سے تعلق توڑ دے۔ تو پھر اسے زیادہ عرصہ تک کسی رنگ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ نہ تو کوئی منافق حضرت محمد رسول اللہؐ کے قریب دفن ہو سکا۔ اور نہ حضرت احمد جری اللہ کے قریب ہی کوئی منافق دفن ہو سکے گا۔ یہ شرف صرف مومنوں کے واسطے ہی مخصوص ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے حضرت مولانا صاحب کو جوار مسیح کا شرف بخشا۔ اور خاتمہ بالخیر ہوا۔ الحمد للہ۔ جو آپ کے نیک نیت اور صادق الایمان ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ فتنہ کی آگ سب کے لئے مقدر ہے مگر جو متقی ہوں گے وہ اس آگ کے فتنہ سے بچ کر نکل جائیں گے۔ سو حضرت مولانا اپنے تقویٰ کی وجہ سے اس آگ سے بھی بچ نکلے الحمد للہ۔ آپ حقیقۃً حضرت مسیح موعود کے اس مصرع کے مصداق ثابت ہوگئے:۔

اے کرامت بین کہ از آتش بروں آمد سلیم

اولاد

آپ نے صرف ایک ہی شادی کی تھی۔ اور اس سے قریباً سولہ لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئے جن میں چار لڑکیاں اور بارہ لڑکے تھے۔ بڑی لڑکی برادر خان غلام محمد خانصاحب مرحوم میانوالی کے ساتھ شادی شدہ تھیں۔ دوسری صاحبزادی حضرت مرزا البشیر احمد صاحب خلف حضرت احمد جری اللہ کے ساتھ شادی شدہ ہیں۔ تیسری صاحبزادی خان غلام حسن خانصاحب سانوالی کے عقد میں ہیں۔ زندہ لڑکوں میں سے بڑے صاحبزادہ برادر عبد اللہ جان صاحب ہیں۔ جو خدا کے فضل سے کثیر الاولاد ہیں۔ دوسرے صاحبزادہ برادر عبد الرحیم جان صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور ہیں تیسرا صاحبزادہ برادر عبد الرحمٰن خانصاحب جو پشاور میں ملازم ہیں۔ چوتھا صاحبزادہ برادر عبد الحمید خانصاحب بی۔ اے وکیل ہیں۔ جو مرزا عبد الیعقوب بیگ صاحب کے داماد ہیں۔ پانچواں صاحبزادہ برادر عبد الخالق خانصاحب ہیں جو لنڈن میں مقیم ہیں۔ جن کی عمر کو افسوس ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے ضائع کر دیا۔ چھٹا صاحبزادہ برادر عبد اللطیف خانصاحب بی اے ہیں۔ جو دہلی میں انکم ٹیکس آفیسر ہیں۔

پسماندگان سے اظہار ہمدردی

ہم کو حضرت مولانا صاحب کی سب اولاد سے جو ہمارے بھائی ہیں۔ دلی ہمدردی اور شراکت غم ہے۔ اگر آپ ان کے جسمانی والد تھے تو ہمارے روحانی والد تھے۔ صرف پشاور میں ہی نہیں بلکہ تمام صوبہ سرحد کے اندر جسے بھی آپ کے ساتھ واسطہ پڑا وہ آپ کے حسن اخلاق کا گرویدہ ہو گیا۔

ہم کو حضرت مرزا البشیر احمد صاحب اور ان کے خاندان سے بھی دلی ہمدردی ہے آخری ایام میں حضرت مولانا صاحب کی جو خدمت حضرت صاحبزادہ صاحب اور ان کے گھر والوں نے کی وہ انہی کے خاندان کا حصہ ہے۔ خدا تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔ آپ کا غائبانہ جنازہ تمام صوبہ سرحد میں ۵ فروری ۱۹۴۳ء کو جملہ احمدیہ مساجد میں ادا کیا گیا۔ اور آپ کے حق میں بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

آہ ہم سے ایک نجم احمدیت جاتا رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نہایت افسوس کہ مجھے وفات کی اطلاع تار کے ذریعہ پشاور کے پتہ پر آئی۔ اور میں اسوقت مردان میں تھا۔ اس لئے قادیان جنازہ پر نہ پہنچ سکا۔

احمدی احباب کو وقت کی خاص طور پر قدر کرنی چاہیئے

عام طور پر ہندوستان میں لوگ وقت جیسی قیمتی چیز کی قدر نہیں کرتے۔ اور ایسے فضول باتوں۔ تماشوں۔ لڑائی جھگڑوں اور دکانوں پر بیٹھ کر گپیں ہانکنے میں ضائع کر دیتے ہیں۔ بلکہ بعض تو سارا دن اسی میں گزار دیتے ہیں۔ اور اس طرح بغیر کوئی مفید کام کئے تمام عمر گزار کر اس جہان سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ گزرا ہوا وقت کبھی ہاتھ نہیں آتا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ حتّٰی اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا (مومنون) یعنے جب موت آجاتی ہے۔ تو ظالم کہتا ہے۔ کہ اے میرے رب مجھے واپس کر دے۔ تا میں پھر دنیا میں نیک عمل کروں مگر یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ تو اس کی باتیں ہی باتیں ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ ایسے لوگ جنہوں نے اپنے اوقات کو ضائع کیا۔ وہ مدت کے بعد یہ تمنا کریں گے کہ کاش انہیں دنیا میں دوبارہ واپس بھیجا جائے تا وہ نیک اعمال بجا لائیں۔ لیکن خداوند کریم فرماتا ہے۔ کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پہلے تمہیں ایک لمبا موقعہ دیا جا چکا ہے تمہاری طرف ہم نے نبی اور رسول بھی بھیجے۔ انہوں نے بھی ہر طرح تمہیں سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن تم نے ان کی بھی ایک نہ سُنی۔ اور اپنے قیمتی اوقات کو یونہی فضول ضائع کرتے چلے گئے۔ اس لئے اب تم دوبارہ واپس نہیں کئے جاؤ گے اور اب تم سزا کے مستحق ہو۔

اگر گزرے ہوئے ایک منٹ کی قیمت آپ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ بھی ادا کرنا چاہیں۔ تو وہ پھر واپس نہیں آسکتا۔ یورپ کے لوگ صرف اپنے قیمتی وقت کی قدر کرنے کی وجہ سے ہی آج اتنی ترقی کر چکے ہیں۔ وہاں عام طور پر لوگ بیکار نہیں رہتے۔ ہندوستان کے جو لوگ اپنے اوقات کو فضول ضائع کرتے ہیں۔ وہ بھی اگر وقت کی قدر کریں۔ تو ملک اور اقوام کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکتے ہیں۔ احمدی دوستوں کو وقت کی پوری پوری قدر کرنی چاہیئے۔ اور ایک لمحہ بھی رائیگان نہ جانے دینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منارۃ المسیح کی بہت سی اغراض میں سے ایک غرض یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"نیز مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا۔ کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصے پر ایک بڑا گھنٹہ جو چار سو پانچ سو روپیہ کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائیگا۔ تاکہ انسان اپنے وقت کو پہچانیں۔ اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے ماتحت احمدی احباب کو خاص طور پر وقت کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور خاص کر قادیان میں رہنے والے احباب پر یہ ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ منارۃ المسیح کے چار بڑے کلاک ان کو ہر گھنٹے کے بعد پکار پکار کر توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اب تمہاری عمر میں سے اتنا وقت کم ہو رہا ہے ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اس لئے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے ایک منٹ کو بھی ضائع نہ ہونے دیوے۔ جو فالتو وقت ہو۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش اور ارشاد کے ماتحت اپنے وقت کی قدر کرنے اور بہتر سے بہتر رنگ میں صرف کرنے کی توفیق بخشے۔

جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں بہت زیادہ اس کا دائرہ عمل بہت وسیع۔ اور اس کے سامنے عظیم الشان کام ہے۔ اور کوئی عقلمند انسان جسکے فرائض کا حلقہ اسقدر وسیع ہو اپنے وقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں کر سکتا۔ دنیا میں ایک پاکیزہ اور زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی انقلاب پیدا کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اور یہ عزم رکھنے والی جماعت کا کوئی فرد اپنا وقت اگر فضول باتوں میں ضائع کرے تو بعید قابل افسوس امر ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر ملک ممتاز احمد خاں قادیانی

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۲۵ :- منکہ بشیر احمد ولد علی بخش قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ماہل پور ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ $\frac{12}{42}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد کچھ نہیں۔ ماہوار آمد مبلغ ۶۵ روپے ہیں۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں جائیداد کا $\frac{1}{10}$ حصہ ادا کر دوں۔ تو وہ جائیداد میں سے وصول شدہ تصور کیا جائے۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ العبد :- بشیر احمد احمدی لیس نائک ۱۸۹۳۲۸ سکواڈ ۲۷ سی کمپنی فیروزپور چھاؤنی۔ گواہ شد :- رشید احمد برادر موصی ماہل پور گواہ شد :- ماسٹر عطاء محمد ولد غلام محمد ساکن نگیوں

نمبر ۶۳۲۶ :- منکہ خورشید احمد ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم جٹ بھنڈر ڈاکخانہ دسولپور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ $\frac{12}{42}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ۲۵۰/- روپے نقد ہے۔ اس وقت آمد وغیرہ کوئی نہیں میں اس جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر آمد ہوئی تو اس کی بھی اطلاع صدر دفتر میں کرتا رہونگا۔ العبد :- (چوہدری) خورشید احمد بقلم خود گواہ شد :- محمود احمد ولد چوہدری غلام رسول صاحب گکھڑانوالی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد :- عبد الکریم ولد چوہدری فقیر اللہ سکنہ مانگا ضلع سیالکوٹ

نمبر ۶۳۲۷ :- منکہ خدیجہ بی بی زوجہ غلام محمد صاحب قوم کھرل عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۱ء ساکن شیخواہ ڈاکخانہ دنیا پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ $\frac{12}{42}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد مہر ایک سو روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور پیپا طلائی قیمتی مبلغ ۳۰ روپے کنگن چار عدد نقرئی چوڑیاں نقرئی دس عدد۔ والیاں نقرئی کل وزن ۲۰ چھٹانک قیمتی مبلغ ۸۷/۸/- روپے ہے اس مذکورہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ خدیجہ بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد :- واحد بخش بقلم خود ملازم ریلوے گینگ ۸ تحصیل میلسی گواہ شد :- غلام محمد بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۶۳۲۹ :- منکہ مبارکہ قمر بنت چوہدری غلام حسن صاحب بھٹی راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ اراضی یعقوب ڈاکخانہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ $\frac{11}{42}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد پانچ صد روپیہ ہے۔ جو کہ میرے والد صاحب نے ہی عطا کیا ہے۔ اب انہی کے پاس جمع ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ :- مبارکہ قمر موصیہ گواہ شد :- غلام حسن بقلم خود والد موصیہ گواہ شد :- غلام حسین احمدی نمبردار محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ۔

نمبر ۶۳۳۰ :- منکہ رقیہ بیگم زوجہ محبوب علی شاہ قوم قریشی عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ماہلپور ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ $\frac{12}{42}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی انعام ایک تولہ ٹکہ یک ۶ ماشہ مرکیاں دو عدد ۶ ماشہ۔ انگوٹھی یک عدد ۳ ماشہ زیور چاندی پازیب دو عدد۔ بیڑیاں دو عدد چھچھے دو عدد۔ کنگن دو عدد۔ کل وزن طلائی زیورات دو تولہ ۳ ماشہ قیمتی ۱۳۵ روپے۔ کل وزن چاندی دو سو تولہ مشین سلائی ایک ۸۰ روپے۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد تو اس کے بھی نویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کل ۳۹۵ روپے کے نویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں الامۃ :- رقیہ بیگم بقلم خود گواہ شد :- محبوب علی شاہ خاوند موصیہ گواہ شد :- محمد حسین شاہ سکرٹری امانت تحریک جائیداد والد موصیہ۔

نمبر ۶۳۳۴ :- منکہ محمد یعقوب ولد غلام محمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن شیخپور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ $\frac{12}{42}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں بقائمی ہوش و حواس آج سے وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی تنخواہ کا $\frac{1}{10}$ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ داخل کرتا رہونگا اور میری تنخواہ اس وقت مبلغ ۵۵ روپے ماہوار ہے۔ اور باقی جو جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہوگی۔ اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۲ فروری۔ امریکہ کے چیف آف سٹاف اور برطانیہ کے چیف آف سٹاف سر جان ڈل کی طرف سے آج دہلی۔ لنڈن اور واشنگٹن میں بیک وقت اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مارشل ڈل اور جنرل آرنلڈ چیف آف سٹاف امریکہ نے چنکنگ میں مارشل چیانگ کائی شیک اور دہلی میں مارشل ویول کے ساتھ بات چیت کی ہے چین کی گفتگو میں چینی وزیر جنگ اور چین کے چیف آف جنرل سٹاف نے بھی حصہ لیا۔ چنکنگ کے بعد مارشل ڈل اور جنرل آرنلڈ دہلی آئے۔ اور مارشل ویول سے آخری مشورہ کیا گیا۔ ان کانفرنسوں میں جاپان کے خلاف تدابیر پر غور کیا گیا اور پورا پورا سمجھوتہ ہو گیا اور تینوں حکومتوں کے نمائندوں نے باہم طے کیا۔ کہ جاپان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کریں گی۔ اس کے بعد جنرل میکارتھر اور مارشل ویول میں صلاح مشورہ ہوتا رہے گا۔ یہ کانفرنسیں کاسا بلانکا کانفرنس کا نتیجہ ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سر جان ڈل ۳۰ جنوری کو دہلی آئے۔ اور چار روز یہاں ٹھہرے تھے۔

دہلی ۱۱ فروری۔ مارشل ویول کی دعوت پر چین کے وزیر جنگ اور چیف آف سٹاف ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور دہلی پہنچ چکے ہیں۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ میڈم چیانگ کائی شیک جو امریکہ میں زیر علاج ہیں۔ عنقریب واشنگٹن آئیں گی۔ اور امریکن کانگرس کو بھی خطاب کریں گی۔

دہلی ۱۱ فروری۔ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی جگہ مسٹر مینن چنکنگ میں انڈیا کے ایجنٹ جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ عنقریب چنکنگ روانہ ہونے والے ہیں۔

دہلی ۱۱ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں کامرس ممبر نے بتایا۔ کہ ہندوستان میں اخباری کاغذ کی تیاری کے امکانات پر غور کیا جا رہا ہے مسٹر لینے نے بتایا۔ کہ سیلون کی گورنمنٹ نے ہندوستان سے بیس ہزار مزدور مانگے ہیں۔ جو جنگ کے بعد یا معاہدہ کی میعاد کے بعد واپس کئے جائیں گے۔ کامرس ممبر نے کہا۔ کہ سیلون کو اشیائے خورد و نوش بہم پہنچانے کا حکومت ہند نے کوئی ذمہ نہیں لیا۔ ہاں وہ سیلون گورنمنٹ کو اس قدر اشیاء فراہم کرنے کی کوشش کرے گی۔ جس کے بغیر سیلون کا گذارہ نہ ہو سکتا ہو۔ ہندوستان میں تیار شدہ کاغذ کا۔ نوے فیصدی حکومت کے خود حاصل کرنے کے سوال پر بحث کیلئے تحریک التوا پیش ہونے والی ہے۔

لاہور ۱۱ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ہفتہ کے لئے جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کے احکام جاری کر دئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ کل اعلان کیا گیا کہ تند و تیز سرد ہوا نے ماہ جنوری کے آخری ہفتے کے آخری ایام میں جنوب مشرقی انگلستان کو جسمیں لنڈن بھی شامل ہے۔ روند ڈالا۔ ہوا کا یہ طوفان اس قدر شدید تھا کہ اس کی نظیر مل نہیں سکتی۔ سیلابوں سے سخت نقصان ہوا۔ بہت بڑا رقبہ جس میں وسطی کنٹ۔ ایسکس اور مشرقی ساحل کے علاقے خصوصیت کے ساتھ شامل ہیں۔ اس عذاب کا شکار ہوئے۔

حیدر آباد ۱۰ فروری۔ حکومت آصفیہ کے جریدہ سرکاری میں اعلان کیا گیا ہے کہ نوٹ جاری کرنیوالے محکمے نے حضور نظام کی حکومت کو یہ اجازت عطا کر دی ہے کہ وہ کرنسی نوٹ جاری کر سکے۔ جن کی مجموعی مالیت تیس کروڑ روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ امریکہ کے بحری کمیشن نے بیان کیا کہ امریکہ میں پانچ جہاز یومیہ کی اوسط سے بحری جہاز تیار ہوا کریں گے۔ اس ضمن میں دو ارب ۶۲ کروڑ دس لاکھ ڈالر کا تخمینہ تیار کیا گیا ہے۔

لاہور ۱۰ فروری۔ گورنر پنجاب نے حکم دیا ہے کہ ضلع لاہور اور شیخوپورہ کے بعض علاقوں میں توپ خانہ کی مشق ۱۲ اور ۱۳ فروری کو کی جائے گی۔

لاہور ۱۰ فروری۔ لاہور میونسپل کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر نے لاہور میونسپل حدود کے اندر زراعت اور آبپاشی کے نئے بائی لاز مرتب کئے ہیں۔ جن کی رو سے میونسپل حدود میں چاول۔ گنا اور سنگھاڑا کی کاشت کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور جوار یا باجرہ اور اس قسم کی دیگر کاشت پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ آج مسٹر چرچل سے ہاؤس آف کامنز میں کہا گیا۔ کہ یہ پانچویں جنگ ہے جس کو ایک صدی سے کم عرصہ کے اندر شروع کرنے کی ذمہ داری جرمنی پر عائد ہوتی ہے۔ کیا حکومت برطانیہ کے پاس کوئی تجویز ہے۔ جس سے جرمنی کو ایک چھٹی جنگ شروع کرنے سے روکا جا سکے مسٹر چرچل نے جواب میں کہا کہ واقعی یہ مسئلہ قابل غور ہے۔ جب اس سلسلہ میں موجودہ چھان بین ختم ہو چکے گی۔ تو اسکی اہمیت اور بھی بڑھ جائے گی۔ انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ایک رکن نے دریافت کیا کہ کیا جرمنی نے اپنے تئیں ایک قوم سمجھے جانے کے حق کو ضائع نہیں کر دیا۔ اور کیا اس کے پیش نظر حکومت نے اس پالیسی پر غور و خوض نہیں کیا کہ نہ جرمنی رہے نہ جنگ رہے۔ مسٹر چرچل نے جواب میں کہا کہ میری رائے میں یہ مسائل بہت لمبے چوڑے ہیں۔

امرتسر ۱۰ فروری۔ روئی بند بازار ۸-۱۱-۲۰

توریہ بند بازار ۸-۰-۱۰ چاندی بند بازار

۰-۶-۹۹ لونگ ۰-۰-۹۰ بادام ۰-۰-۷۸

مرچ سیاہ ۰-۰-۴۲ مکھانا ۰-۰-۳۰

سنڈھ ۰-۰-۸۰ ہلدی ۰-۱۲-۱۵

ہلدی کھیلی ۰-۱۲-۱۶ ست پودینہ ۰-۰-۱۲۰

ہلدی پسی ہوئی ۰-۰-۱۱ تا ۰-۰-۱۷ مرچ سرخ

پسی ہوئی ۰-۰-۱۸ تا ۰-۰-۳۰

لائلپور ۱۰ فروری۔ گندم حاضر ۰-۰-۱۶ روپے

نخود حاضر ۰-۸-۸ دال نخود ۰-۴-۹ بنولہ پور

۰-۸-۵ دیسی ۰-۱۰-۵ ایل۔ ایس۔ ایس

۰-۶-۵ سارجن ۰-۲-۵ تیل توریہ

۰-۰-۲۵ گھی ۰-۸-۹۷ روپے

لنڈن ۱۲ فروری۔ مسٹر چرچل نے دارالعوام میں کاسا بلانکا اور ترکی کی کانفرنسوں کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کاسا بلانکا کانفرنس کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا۔ کہ زمین۔ سمندر اور ہوا میں بڑے سے بڑے پیمانہ پر اور جلد سے جلد دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ اسمیں اگلے پروگرام کا پورا پورا نقشہ تیار کر لیا گیا۔ اور اگلے نو ماہ میں اس پر عمل کیا جائیگا۔ آپ شاید اس عرصہ میں ایک بار پھر مسٹر روز ویلٹ سے ملیں گے۔ آپنے کہا۔ گو آبدوزوں کے حملے بہت بڑھ رہے ہیں۔ مگر پھر بھی اتحادی قوت بڑھتی جا رہی ہے۔ سب سے پہلے آبدوزوں کے سوال پر ہی بحث ہوئی تھی۔ اب زیادہ جرمن آبدوزیں برباد کی جا رہی ہیں۔ اگر یورپ کی جنگ پہلے ختم ہو گئی۔ تو جاپان کے خلاف اسوقت تک برابر لڑائی جاری رکھی جائے گی۔ جب تک کہ وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار نہ ڈالدے چین۔ امریکہ اور انگلستان جاپان کے خلاف برابر ایکدوسرے کو مدد دیتے رہینگے۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ ہم ترکی کو کسی مصیبت میں ڈالنا نہیں چاہتے۔ اسکی مصیبت ہماری اپنی مصیبت ہوگی ہم نے ترکی سے کچھ نہیں مانگا۔ بلکہ صرف یہی کہا۔ کہ وہ ہتھیار منگوائے۔ اور ہم ٹرکش افواج کو کیل کانٹے سے پوری طرح لیس کرینگے۔ شمالی افریقہ میں جنرل آئزن ہور کمانڈر انچیف اور جنرل الیگزینڈر ڈپٹی کمانڈر انچیف ہوں گے۔

قاہرہ ۱۲ فروری۔ برطانی اور فرانسیسی دستوں نے ٹیونس اور بیزرٹا کے درمیان دشمن کے مورچوں پر حملہ کیا۔ جو چہارشنبہ کی صبح کو شروع ہوا۔ اتحادی فوجیں ایک جرمن مورچہ پر ٹوٹ پڑیں۔ اور رات ہونے تک تمام اتحادی دستے وہاں پہنچ گئے جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے۔ ابھی لڑائی ہو رہی ہے۔ مگر اسکی تفاصیل معلوم نہیں ہو سکیں۔ جنوب میں دشمن کے ٹینکوں سے مڈھ بھیڑ ہوئی۔

ماسکو ۱۲ فروری۔ یوکرین میں روسی فوجوں نے جنوب کی طرف کریمیا جانیوالی ریلوے لائن کو کاٹ دیا ہے۔ کل روسیوں نے لوزووایا کے اہم شہر اور ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے جو خارکوف سے ستر میل جنوب میں ہے۔ اسکی وجہ سے جنوب سے خارکوف آنیوالے سب رستے ٹوٹ گئے ہیں۔ اب وہاں جرمن کمک صرف شمال مغرب سے پہنچ سکیگی۔ خارکوف اب روسی توپوں کی زد میں ہے روستوف کے شمال مشرق میں روسی کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ جرمنوں نے چھتے جوابی حملے کئے۔ سب کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ کاکیشیا کے زیریں علاقہ میں روسیوں نے کراسنڈور سے شمال کو جانیوالی آخری ریلوے لائن بھی کاٹ دی گئی ہے۔

دہلی ۱۲ فروری۔ مغربی برما میں اراکان کے سمندری کنارے والے علاقہ میں برطانی توپیں برابر گولہ باری کر رہی ہیں۔ یہ توپیں ہندوستانی بیڑے نے ساحل پر اتاری ہیں۔ اس علاقہ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ یا تھے ڈونگ کے آس پاس خندقوں کی ڈھنگ کی لڑائی جاری ہے۔ اس قسم کی لڑائی میں جاپانیوں کو نیچا دکھانا آسان نہیں۔ اتحادی طیارے دشمن کے ٹھکانوں پر جتنے حملے کرتے ہیں۔ جاپانی اتنے نہیں کر رہے۔

واشنگٹن ۱۲ فروری۔ بحری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گوڈال کنار کو خالی کرنے کے بعد دشمن نے باقاعدہ مقابلہ کرنا ترک کر دیا ہے۔ اب اس علاقہ میں بچے کھچے جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے منڈا میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ الیوشن میں کسکا پر بھی حملے کئے گئے۔ جنوری کے آخری دو ہفتوں میں سالومن کی لڑائی میں چار ہزار جاپانی مارے گئے۔ اور ۵۰ گرفتار ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں ۱۷۹ امریکن کام آئے

لنڈن ۱۲ فروری۔ برطانی طیاروں نے شمالی فرانس اور ہالینڈ میں کل دن کے وقت دشمن کی ریلوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ نارمنڈی میں ایک کارخانے پر بھی حملہ کیا گیا۔

بمبئی ۱۲ فروری۔ ڈاکٹر شیلا نائر کی درخواست پر بمبئی گورنمنٹ نے گاندھی جی کے برت کے دنوں کے لئے ڈاکٹر گلڈر کو ان کے پاس تبدیل کر دیا ہے

دہلی ۱۲ فروری۔ امریکہ سے اودھار اور پٹہ کا ایک مشن بہت جلد دہلی آرہا ہے۔

مدراس ۱۲ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ اگلے دو ہفتوں میں انڈین ایر فورس مدراس اور بنگلور کے بعض

[illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر